میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن سزا ہے۔

اس آیت سے درج ذیل باتیں سامنے آتی ہیں:

۱- قانونِ وصیّت و وراثت اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدود ہیں۔ ان کے خلاف کرنا اِن سے تجاوز کرنا ہے۔

۲- اس تجاوز کی سزا دوزخ کی آگ ہے۔

۳- یہ آگ کسی محدود مدت کے لیے نہیں 'ہمیشہ' کے لیے ہے۔

۴- اس آگ میں 'رسوا کن' عذاب (عَذَابٌ مُّهِينٌ) دیا جائے گا (اگرچہ قانونِ وراثت پر ایمان کی صورت میں بالآخر عذاب سے نجات ہو جائے گی لیکن طویل عرصے تک عذاب مهین تو بھگتنا پڑے گا)۔ آج کے قانون وراثت پر عمل نہ کرنے والے اور وصیّت سے غفلت برتنے والے مسلمان غور کر لیں کہ وہ کس مقام پر کھڑے ہیں! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کی زندگی اور صحت میں برکت عطا فرمائے اور ہمیں اپنے فرائضِ منصبی کی تکمیل کی توفیق اور مہلت عطا فرمائے۔ آمین

---

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف سیٹ اعتکاف کے لیے بہترین تحفہ

خریدیے تقسیم کیجیے تحفہ دیجیے ہدیہ -/30 روپے

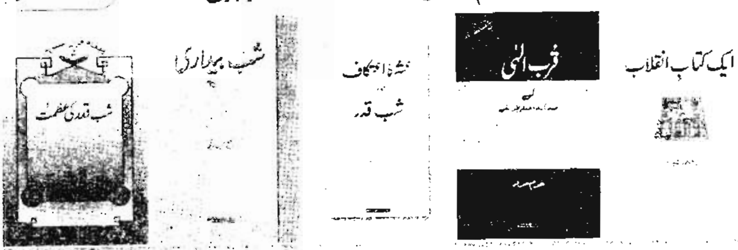


جماعت اسلامی کا پیغام 1 روپیہ

جماعت اسلامی کا ساتھ کیوں دیں؟ 3 روپے

سیکڑہ پر خصوصی رعایت

خوب صورت اور دیدہ زیب رنگوں میں

عید کارڈز

فی کارڈ 6 روپے

منشورات

منصورہ ملتان روڈ لاہور- 54790 فون: 042-543 4909 فیکس: 042-543 2194

کراچی: ڈیسنٹ بک پوائنٹ A/57 بلاک 5 گلشن اقبال۔ فون: 021-4967661

# آپ کا گھر

محمد یوسف اصلاحی

دین کا صحیح شعور ہو یا نہ ہو، تاہم یہ حقیقت ہے کہ خواتین میں دینی احساس مردوں کے مقابلے کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے۔ میلاد کی محفلیں، نعت خوانی کی مجلسیں، نذرونیاز، تیجا، چالیسواں، نوحہ خوانی، یہ سب دراصل خواتین ہی کے دم سے قائم ہیں اور مسلمان معاشروں میں ان کے چرچے خواتین ہی کی بدولت ہیں___ یہی خواتین اگر دین کا صحیح شعور حاصل کرلیں، قرآن و سنت کی صحیح تعلیم سے واقف ہوجائیں، دین کے صحیح تصور اور صحیح فہم سے آشنا ہوجائیں اور انھیں واقعی یہ احساس ہوجائے کہ وہ بھی خیرِ اُمت کا حصہ ہیں، تو ہمارے گھروں کی فضا، خاندانوں کے حالات اور معاشرے کے طور طریق سب بدل جائیں۔

خدا کی کتاب کا یہ خطاب کہ مسلمانو! تم خیرِ اُمت ہو، تمھیں لوگوں کی فلاح و ہدایت کے لیے اٹھایا گیا ہے، تم نیکیوں کا حکم دیتے ہو، برائیوں سے روکتے ہو اور تم واقعی خدا پر ایمان رکھتے ہو___ یقیناً تمام مسلمانوں سے ہے۔ یہ خطاب صرف مردوں سے نہیں عورتوں سے بھی ہے۔ لازمی طور پر خواتین بھی اس حکم کی پابند ہیں، وہ بھی دین کی نمایندہ اور دین کی ترجمان ہیں اور دین کی دعوت و تبلیغ ان کا بھی دینی فریضہ ہے___ بے شک ہر وہ خاتون جو خدا پر ایمان رکھتی ہے اس کا یہ فرض ہے کہ اپنے حلقۂ کار میں دینِ اسلام کی تبلیغ کرے۔ اپنے محرم مردوں کو دین سمجھنے اور دین پر عمل کرنے کی تلقین کرے اور خواتین میں عمومی حیثیت سے دین کی اشاعت کے لیے جدوجہد کرے۔ اگر خواتین میں اپنے منصب کا یہ احساس بیدار ہوجائے تو گھروں میں اسلامی زندگی اور اسلامی روایات و تہذیب کا چرچا رہے، اسلامی تعلیمات تازہ رہیں، اور ہمارے گھر واقعی اسلام کے

لیے فدا کار سپاہی تیار کرنے کا مدرسہ بن جائیں۔

مغربی تہذیب کے زبردست غلبے نے اور پھر موجودہ تعلیم و تربیت نے دین سے دُوری اور بے گانگی کی عام فضا پیدا کر دی ہے۔ اس بے دینی اور جاہلیت کا مقابلہ اگر کیا جاسکتا ہے تو صرف اس طرح کہ ہم اپنے گھروں کی طرف توجہ دیں' گھر میں ایسا ماحول پیدا کریں کہ ہماری خواتین دین کو سمجھنے' دین کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے' دین کی روشنی میں اپنے گھر کے ماحول کو سدھارنے اور دین ہی کے مطابق بچوں کی تربیت اور پرورش کرنے کو اپنی زندگی کا سب سے عزیز مقصد سمجھنے لگیں۔ گھروں میں دینی فضا قائم رکھنے کا اہتمام اور بچوں کو دین کے مطابق اٹھانے کا اہم کام خواتین ہی انجام دے سکتی ہیں۔

دورِ سابق میں جب اسلامی تعلیمات کا چرچا تھا' عورتیں شروع ہی سے بچوں میں اسلام کی رغبت پیدا کر دیتی تھیں۔ بچے دین کی معلومات اور دینی عبادات میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ قرآن پاک پڑھنے پڑھانے کا عام چرچا تھا۔ بچوں کو عام طور پر دعائیں یاد ہوتی تھیں: سوتے وقت کی دعا' اُٹھتے وقت کی دعا' مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا' مسجد سے نکلتے وقت کی دعا' کھانا شروع کرتے وقت کی دعا' کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا' پھل کھاتے وقت کی دعا' نیا لباس پہنتے وقت کی دعا' آئینہ دیکھتے وقت کی دعا' غرض بچوں کو یہ دعائیں اس طرح یاد ہوتی تھیں کہ وہ شوق اور دل بستگی کے ساتھ ان کو رٹتے رہتے تھے اور یہ معمولی بات نہ تھی۔ دراصل ان سادہ لوح بچوں کے پاک ذہنوں میں اس وقت جو نقوش ثبت ہو جاتے تھے ان کی آیندہ زندگی انھی نقوش کی آئینہ دار ہوتی تھی اور یہ زندگیاں اسی لیے اسلام کا پیکر ہوتی تھیں۔

ماں کی محبت بھری گود میں بیٹھ کر جو کچھ وہ رٹ لیا کرتے تھے' پھر زندگی بھر اُسے کبھی نہ بھولتے تھے۔ انھی بنیادوں پر ان کی زندگیاں استوار ہوتی تھیں' پھر نہ انگلستان کی فضا اُنھیں بدل سکتی تھی' نہ زمستانی ہوائیں ان پر اثر کرتی تھیں' اور نہ کوئی خوف اور لالچ ان پر اثرانداز ہو سکتا تھا۔ وہ جہاں رہتے تھے دین کے دردمند اور دین کے داعی اور حامی بن کر رہتے تھے ___ تاریخ اسلامی کی جن عظیم ہستیوں پر ہم فخر کرتے ہیں اور ان کے کارناموں کو یاد کر کے سر دُھنتے ہیں وہ دراصل کارنامے ہیں ان گودوں کے جن میں یہ عظیم ہستیاں پل کر جوان ہوئی تھیں۔ اگر آپ اپنی تاریخ